

سپریم کورٹ رپورٹس (2002) SUPP. 5 ایس سی آر

میسر س او سی ایل بھارت لمیٹڈ۔

بنام

ریاست اڑیسہ اور دیگران

17 دسمبر، 2002

[سید شاہ محمد قادی اور اربجیت پسیات، جسٹسز]

اڑیسہ سیز ٹیکس ایکٹ، 1947 / اڑیسہ سیز ٹیکس رولز، 1947:

دفعہ 23(4)(اے)/قاعدہ 80-کمزرنظر ثانی کا اختیار-نوٹیفکیشن نمبر 1-ایس ٹی-73/76
14271 کے تحت اسٹنٹ کمشنر کو تفویض کیا گیا اور اس کے ذریعے استعمال کیا گیا۔ تاہم، کارروائی کو ختم کر دیا
گیا۔ بعد میں کمشنر نے زیر دفعہ 23(4)(اے) اور قاعدہ 80 کے تحت نظر ثانی کے اختیار کا استعمال
کرتے ہوئے، سیز ٹیکس آفیسر کے ذریعے طے شدہ کاروبار کو بڑھانے کے لیے دوبارہ ٹیکس تشخیص الیہ کو وجہ
بتاؤ نوٹس جاری کیا۔ منعقد، سیز ٹیکس آفیسر کے ذریعے منظور کردہ احکامات کے حوالے سے، وفد کے بعد،
اسٹنٹ کمشنر نظر ثانی کرنے کا اہل تھا اور درحقیقت، اس نے ایسا کیا۔ سیز ٹیکس آفیسر کے حکم پر نظر ثانی کرنے
کے اختیار کا استعمال کریں۔ اس طرح، اسٹنٹ کمشنر کے ذریعے کمشنر کے اختیارات ختم ہو چکے ہیں اور کمشنر
دوبارہ تفویض کردہ اختیارات کا استعمال نہیں کر سکتا۔ انتظامی قانون-اختیارات کا تفویض۔

ریاست اڑیسہ بنام کمشنر آف لینڈ ریکارڈز اینڈ بندوبست، کٹک، [1998] 7 ایس سی سی 162، پر

انحصار کیا۔

جے سی بدھراجا بنام ریاست اڑیسہ اور دیگران، 118 ایس ٹی سی 140 منظور شدہ۔

سیلز ٹیکس کمشنر بنام ہلاری اسٹور، 107 ایس ٹی سی 579 اور ریاست اڑیسہ بنام کرشنا اسٹور، 104 ایس ٹی سی 594، ممتاز۔

اورینٹ پیپر ملز بنام ریاست اڑیسہ، (1988) 70 ایس ٹی سی 333، حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیلیٹ کا دائرہ اختیار فیصلہ : 2002 کی دیوانی اپیل نمبر 8534۔

او جے سی نمبر 930 / 98 میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے 22.7.2002 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کی طرف سے وی اے بوڈے، اشوک پریجا، کے کے لہری، گورو کبجیر یوال اور مسز سمیتا مکھرجی۔

جواب دہندہ کے لیے ڈی اے دیو اور مسز کیرتی مشرا۔

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا :

اجازت دی جاتی ہے۔

اس اپیل میں غور کے لیے جو مختصر سوال پیدا ہوتا ہے، جو 22 جولائی 2002 کو 1998 کے او جے سی نمبر 930 میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے فیصلے سے پیدا ہوتا ہے، وہ یہ ہے:

”کیا اسٹنٹ کمشنر کے بعد کمشنر سیز ٹیکس کے اختیارات کے نمائندے کے طور پر، اڑیسہ سیز ٹیکس ایکٹ، 1947 کی ترمیم 23(4) (اے) کے تحت، جسے اڑیسہ سیز ٹیکس رولز، 1947

کے رول 80 کے ساتھ پڑھا جاتا ہے، سیلز ٹیکس آفیسر کے حکم کے سلسلے میں نظر ثانی کے دائرہ اختیار کا استعمال کرتا ہے، کمشنر مذکورہ شق کے تحت اسی حکم پر دوبارہ نظر ثانی کرنے کے اختیار کا استعمال کر سکتا ہے؟

اس اپیل کو جنم دینے والے حقائق کو یہاں مختصر طور پر نوٹ کیا جاسکتا ہے۔

اپیل کنندہ، کمپنیز ایکٹ، 1956 کے تحت رجسٹرڈ کمپنی، سیمنٹ اور ریفریکٹری مصنوعات تیار کرنے والی کمپنی ہے۔ یہ ایڈریس سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 (مختصر طور پر، 'ایکٹ') کے تحت ایک رجسٹرڈ ڈیلر ہے۔ تخمینہ کاری کے سال 1986-87 کے لیے، سیلز ٹیکس آفیسر نے 20 اکتوبر 1987 کو سنٹرل سیلز ٹیکس ایکٹ کے تحت تخمینہ کاری کا حکم منظور کیا۔ 13 دسمبر 1995 کو اسٹنٹ کمشنر نے تفویض کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے سیلز ٹیکس افسر کے ذریعے منظور کردہ حکم پر نظر ثانی کے لیے ٹیکس تشخیص الیہ کو وجہ بتاؤٹس جاری کیا۔ تاہم، 3 جنوری 1996 کے حکم، انہوں نے کارروائی کو ختم کر دیا۔ اس کے باوجود، 2 جنوری 1998 کو، کمشنر نے ایکٹ کے دفعہ 23(4) (اے) اور قواعد کے رول 80 کے تحت تخمینہ کاری کے اختیار کو استعمال کرنے کا ارادہ کرتے ہوئے، اس بات کی وجہ ظاہر کرنے کے لیے نوٹس جاری کیا کہ سیلز ٹیکس افسر کے ذریعے تشخیصی سال 1986-87 کے لیے طے شدہ کاروبار میں اضافہ کیوں نہیں کیا جانا چاہیے۔ مذکورہ نوٹس کی صداقت کو چیلنج کرتے ہوئے، اپیل کنندہ نے او جے سی نمبر 930 / 98 کو عدالت عالیہ آف ایڈریس کے ڈویژن بنچ کے سامنے دائر کیا۔ عدالت عالیہ نے 22 جولائی 2002 کو رٹ پٹیشن کو خارج کر دیا جسے اس اپیل میں چیلنج کیا گیا ہے۔

اپیل کنندہ کے فاضل سینئر وکیل، مسٹر بوڈے نے دلیل دی ہے کہ ایک بار جب کمشنر نے اپنے نظر ثانی کے اختیار کو تفویض کر دیا ہے اور اسٹنٹ کمشنر۔ نمائندہ نے مذکورہ اختیار کا استعمال کیا ہے اور معاملے کا فیصلہ کیا ہے، تو کمشنر کے لیے وہی اختیار استعمال کرنا کھلا نہیں تھا اور اسی وجہ سے، عدالت عالیہ نے ان کی طرف سے جاری کردہ متنازعہ وجہ بتاؤٹس کو کالعدم نہ کرنے میں غلطی کی ہے، ریونیو کی طرف سے پیش ہونے والے فاضل سینئر وکیل، مسٹر ڈیو نے پیش کیا ہے کہ اگرچہ کمشنر نے اختیار تفویض کر دیا ہے، لیکن انہیں قانونی اختیار سے محروم نہیں کیا گیا تھا تا کہ وہ اب بھی اس کے تحت اختیارات کا استعمال کر سکے۔ دفعات نے کہا۔

ایکٹ کے دفعہ 23(4)(اے) کے تحت، سیلز ٹیکس کمشنر کو، یا تو از خود خود یا کسی ڈیلر یا کسی شخص کی درخواست پر، ایکٹ کے دفعہ 3 کے ذیلی دفعہ (3) کے تحت مقرر کردہ ٹریبونل کے علاوہ کسی اور شخص کے ذریعہ ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے کسی بھی حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار حاصل ہے۔ یہ اختیار کمشنر نے اسٹنٹ کمشنر کے حق میں تفویض کیا تھا، نوٹیفکیشن نمبر۔ I-ST-76/73 14171، مورخہ 3 اگست 1963۔

ہم یہاں ایکٹ کی دفعہ 23(4)(اے) کو دیکھ سکتے ہیں جو مندرجہ ذیل میں ہے۔

”دفعہ 23-اپیلیں اور نظر ثانی۔

(1) سے (3)۔۔۔۔۔

(4)(اے) ایسے قواعد کے تابع جو بنائے جائیں اور تحریری طور پر درج کی جانے والی وجوہات کے تابع، کمشنر کسی تاجر یا شخص کی درخواست پر یا اپنی تحریک پر، اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت ٹریبونل کے علاوہ کسی اور شخص کے ذریعہ دیئے گئے کسی بھی حکم پر نظر ثانی کر سکتا ہے، جسے اس کی مدد کے لیے دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت مقرر کیا گیا ہے:

بشرطیکہ کمشنر نظر ثانی کے لیے ایسی کسی بھی درخواست پر غور نہیں کرے گا اگر تاجر یا اسے دائر کرنے والا شخص جس کے پاس ذیلی دفعہ (1)، یا ذیلی دفعہ (3) کے تحت اپیل کے ذریعہ کوئی حل ہے اس طرح کے حل کا فائدہ نہیں اٹھایا یا درخواست مقررہ مدت کے اندر دائر نہیں کی گئی ہے۔

وضاحت- اس ایکٹ میں کہیں اور موجود کوئی شق جو کسی مخصوص معاملے کے تعین کے لیے توضیح کرتی ہے کمشنر کو اس ذیلی دفعہ کے تحت اس کو دیے گئے اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے اس معاملے کا تعین کرنے سے نہیں روکے گی۔

مذکورہ بالا ذیلی دفعہ 4 کی شق (اے) کے جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ کمشنر کو قانون یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت کسی بھی حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار دیا گیا ہے جسے ٹریبونل کے علاوہ کسی اور شخص نے قانون کی دفعہ 3 کی ذیلی دفعہ (3) کے تحت اس کی مدد کے لیے مقرر کیا ہے، یا تو کسی تاجر یا کسی شخص کی طرف سے کی گئی درخواست پر یا خود از خود۔ اس فقرہ کسی تاجر یا کسی بھی شخص کی درخواست پر نظر ثانی کے اختیار کے استعمال کو روکتی ہے جہاں دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (1) اور ذیلی دفعہ (3) کے تحت اپیل کا حل حاصل نہیں کیا گیا ہے یا جہاں نظر ثانی مقررہ مدت کے اندر دائر نہیں کی گئی تھی۔

قواعد کا قاعدہ 79 تاجر یا کسی بھی شخص کی درخواست پر نظر ثانی اختیار کے استعمال سے متعلق ہے اور قواعد کا قاعدہ 80 کمشنر کے ذریعے از خود خود طاقت کے استعمال سے متعلق ہے۔ یہاں، ہم موخر الذکر اصول سے متعلق ہیں، جو اس طرح چلتا ہے :

”قاعدہ: 80 کمشنر کی طرف سے از خود خود نظر ثانی۔ کمشنر سیکس آفیسر کی طرف سے کوئی حکم منظور کرنے کی تاریخ سے تین سال کے اندر یا اس کے دو سال کے اندر کسی بھی وقت اپنی تحریک پر کارروائی کر سکتا ہے۔ ایڈیشنل کمشنر، اسپیشل ایڈیشنل کمشنر یا اسٹنٹ کمشنر کی طرف سے کسی بھی حکم کی منظوری کی تاریخ، جیسا بھی معاملہ ہو، اس کارروائی کے ریکارڈ طلب کریں جس میں ایسا حکم منظور کیا گیا تھا اور اگر وہ یہ سمجھتا ہے کہ اس میں منظور کیا گیا کوئی حکم اس حد تک غلط ہے کہ یہ محصول کے مفاد کے لیے نقصان دہ ہے تو وہ تاجر کو سماعت کا موقع دینے کے بعد اور ایسی انکوائری کرنے یا کرنے کے بعد جو وہ ضروری سمجھے، اس طرح کے کسی حکم پر نظر ثانی کر سکتا ہے۔

اس قاعدے کے سادہ پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ کمشنر مقررہ مدت کے اندر از خود خود نظر ثانی کے دائرہ اختیار کا استعمال کر سکتا ہے۔ سیکس آفیسر کے ذریعے منظور کردہ حکم کی صورت میں، حکم کی منظوری کی تاریخ سے تین سال کے اندر اور ایڈیشنل کمشنر، اسپیشل ایڈیشنل کمشنر یا اسٹنٹ کمشنر کے ذریعے منظور کردہ حکم کی صورت میں، حکم کی منظوری کی تاریخ سے دو سال کے اندر۔ نظر ثانی شدہ دائرہ اختیار کا استعمال اس صورت میں کیا جاسکتا ہے جب کمشنر، ان کارروائیوں کے ریکارڈ طلب کرنے کے بعد جس میں ترمیم شدہ حکم منظور کیا گیا تھا، یہ سمجھتا ہے کہ یہ

حکم غلط ہے کیونکہ یہ ریونیو کے مفاد کے لیے نقصان دہ ہے۔ جہاں یہ دائرہ اختیار کے حقائق نظر ثانی کے اختیار کو استعمال کرنے کے لیے موجود ہیں، کمشنر کو تاجر یا اس سے متاثرہ شخص کو سماعت کا موقع فراہم کرنا ہوتا ہے اور ایسی انکوائری کرنے یا کرنے کے بعد جو وہ ضروری سمجھے، اس طرح کے کسی بھی حکم پر نظر ثانی کر سکتا ہے۔ دو حالات ہیں جن میں زیر بحث حکم پر نظر ثانی نہیں کی جاسکتی اور وہ ہیں؛ (ط) جہاں حکم کے خلاف اپیل دفعہ 23 کے تحت اپیل اتھارٹی کے سامنے زیر التوا ہے، یا (2) جہاں دفعہ 23 کے تحت اپیل دائر کرنے کی وقت کی حد ختم نہیں ہوئی ہے۔ وہی شرائط نوٹیفکیشن نمبر کے تحت کمشنر کے نمائندے کے ذریعے نظر ثانی کے اختیار کے استعمال کو کنٹرول کریں گی۔ 14171 ST-76/73-I مورخہ 3 اگست 1963 نوٹیفکیشن، جہاں تک یہ ہمارے مقصد کے لیے متعلقہ ہے، کہتا ہے کہ ریاستی حکومت کی پیشگی منظوری کے ساتھ کمشنر نے ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے تحت اپنے اختیارات اور فرائض اسلٹ کمشنر آف سیلز ٹیکس کو تفویض کر دیے ہیں اور ہدایت کی ہے کہ مذکورہ اختیارات اور فرائض کا استعمال مذکورہ اسلٹ کمشنر اپنے متعلقہ دائرہ اختیار کے ساتھ کرے گا۔

یہاں شیڈول کا حوالہ دینا مفید ہوگا۔

”شیڈول“

نمبر	اڈیسہ سیلز ٹیکس ایکٹ، 1947 کی دفعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد تفویض کردہ اختیارات اور فرائض کی وضاحت کرنا۔	تفویض کردہ اختیارات اور فرائض کی تفصیل۔
1	2	3
1	اڈیسہ سیلز ٹیکس ایکٹ 1947 کی دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (4) (اے) اڈیسہ سیلز ٹیکس رولز 1947 کے قاعدہ 80 کے ساتھ پڑھی جاتی ہے۔	سیلز ٹیکس افسر اور اسلٹ سیلز ٹیکس افسر کی طرف سے منظور کردہ تخمینہ کاری حکم پر نظر ثانی کرنے کے اختیارات فراہم کیے گئے ہیں کہ اس طرح کے احکامات کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں کی گئی ہے۔

یہ دیکھا جاسکتا ہے کہ جو اختیار تفویض کیا گیا تھا وہ ایکٹ کی دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (4) کی شق (اے) اور قواعد کے اصول 80 کے تحت ہے۔ کالم 3 میں تفویض کردہ اختیارات اور فرائض کی تفصیل اس طرح دی گئی ہے:-

”سیلز ٹیکس افسر اور اسٹنٹ سیلز ٹیکس افسر کے ذریعے منظور کردہ تخمینہ کاری حکم پر نظر ثانی کرنے کے اختیارات فراہم کیے گئے ہیں کہ اس طرح کے احکامات کے خلاف کوئی اپیل دائر نہیں کی گئی ہے۔“

اس طرح یہ واضح ہے کہ اسٹنٹ کمشنر کو دیا گیا اختیار قواعد کے قاعدہ 80 کے ساتھ پڑھ جانے والے ایکٹ کی دفعہ 23 کی ذیلی دفعہ (4) کی شق (اے) کے تحت تھا۔ کمشنر کے پاس ریکارڈ طلب کرنے اور نہ صرف سیلز ٹیکس افسر بلکہ اسٹنٹ کمشنر، ایڈیشنل کمشنر اور اسپیشل ایڈیشنل کمشنر کے احکامات پر نظر ثانی کرنے کا نظر ثانی کا اختیار ہے۔ اسٹنٹ کمشنر کو جو اختیار سونپا گیا تھا وہ سیلز ٹیکس افسر ان کے منظور کردہ احکامات تک محدود تھا۔ اس کے نتیجے میں کمشنر نے اسٹنٹ کمشنر، ایڈیشنل کمشنر اور اسپیشل ایڈیشنل کمشنر کے ذریعے منظور کردہ احکامات پر نظر ثانی کرنے کا اپنا اختیار برقرار رکھا۔ تاہم، سیلز ٹیکس افسر کی طرف سے منظور کردہ احکامات کے حوالے سے، وفد کے بعد، اسٹنٹ کمشنر نظر ثانی کرنے کا اہل تھا اور درحقیقت اس نے 13 دسمبر 1992 کو وجہ بتاؤ نوٹس جاری کرنے کے بعد سیلز ٹیکس افسر کے حکم پر نظر ثانی کرنے کے اختیار کا استعمال کیا۔ اگر ایسا ہے تو، مذکورہ بالا دفعات کے تحت کمشنر (مندوب) کے اختیارات اسٹنٹ کمشنر کے ذریعے ختم ہو چکے ہیں اور کمشنر، قانون میں تفویض کردہ اختیارات کو دوبارہ استعمال نہیں کر سکتا۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ کمشنر کو وفد کے بعد نظر ثانی کے قانونی اختیار سے انکار نہیں کیا گیا ہے، لیکن مذکورہ نوٹیفکیشن کے پیش نظر، اس کا صرف یہ مطلب ہے کہ وہ اس اختیار کو دوبارہ حاصل کر سکتا ہے یا اسٹنٹ کمشنر کو نظر ثانی کے اختیار کے وفد کو منسوخ کر سکتا ہے۔ کہ کسی بھی طرح کے تخیل سے، اس کا مطلب یہ نہیں سمجھا جاسکتا کہ ایک بار اسٹنٹ کمشنر (مندوب) کے ذریعے نظر ثانی کے اختیار کے تحت احکامات کی جانچ پڑتال ہو جانے کے بعد، وہی احکامات دوبارہ کمشنر کے ذریعے نظر ثانی کے دائرہ اختیار کے تابع ہو سکتے ہیں۔

عدالت عالیہ کے ماہر ججوں کی توجہ اور اینٹ پیپر ملز بنام ریاست اڑیسہ، (1988) 70 ایس ٹی سی 333 میں عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کے پہلے فیصلے کی طرف مبذول کرائی گئی تھی لیکن وہ اس عدالت کے دو فیصلوں کا حوالہ دیتے ہوئے اس پر قابو پا گئے۔ سیلز ٹیکس کمشنر بنام ہلاری اسٹور، 107 ایس ٹی سی 579 اور ریاست اڑیسہ بنام کرشنا اسٹورز، (104 ایس ٹی سی) 594۔ ہمارے خیال میں، اس عدالت کے وہ فیصلے یہاں اس مسئلے سے منٹے نہیں ہیں۔ اس لیے ڈویژن بنچ کو آرڈینیٹ بنچ کے مذکورہ فیصلے پر عمل نہ کرنے میں درست نہیں تھا جو اس پر پابند تھا۔ مزید برآں، جے سی بدھراجا بنام ریاست اڑیسہ اور دیگر ان (118 ایس ٹی سی 140) میں اڑیسہ عدالت عالیہ کے ڈویژن بنچ کا ایک اور فیصلہ ہمارے نوٹس میں لایا گیا ہے۔ ہم میں سے ایک عزت مآب ارجیت پسیات، چیف جسٹس، (جیسا کہ وہ اس وقت تھے) اس میں فریق تھے۔ اس فیصلے میں اس نکتے پر مکمل طور پر غور کیا گیا کہ اسٹنٹ کمشنر کے تفویض کردہ اختیارات کا استعمال کرتے ہوئے سیلز ٹیکس آفیسر کے حکم کے سلسلے میں دائرہ اختیار کا استعمال کرنے کے بعد کمشنر کے پاس مذکورہ بالا توضیح تحت حکم پر نظر ثانی کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ ہمیں اس فیصلے میں ریاست اڑیسہ بنام کمشنر آف لینڈ ریکارڈز اینڈ بندوبست، بنگلہ، [1998] 7 ایس سی سی 162 میں اس عدالت کے فیصلے کا حوالہ ملتا ہے جو عملی طور پر ریونیو کے خلاف نقطہ کا احاطہ کرتا ہے۔ اس صورت میں مجلس مال پر نظر ثانی کا قانونی اختیار کمشنر کو سونپا گیا تھا۔ فیصلے کے پیرا گراف 25 میں یہ کہا گیا تھا کہ بورڈ نمائندے کمشنر کی طرف سے منظور کردہ احکامات پر نظر ثانی نہیں کر سکتا۔

ان تمام وجوہات کی بنا پر ہم چیلنج کے تحت حکم کو برقرار رکھنے سے قاصر ہیں۔ اس کے مطابق اسے منسوخ کر دیا جاتا ہے۔ اعتراض شدہ نوٹس کورٹ پٹیشن کی منظوری دے کر کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی منظوری ہے۔ معاملہ کے حالات میں، ہم اخراجات کے حوالے سے کوئی حکم نہیں دیتے۔

آر۔ پی۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔